لباس خضر میں ہیں رہزن

محمد رمضان یوسف سلفی

انسان دشمن عناصر روز اول سے مختلف انداز و اطوار سے انسانیت کے جان و ایمان اور مال کے درپے رہے ہیں ان دشمنان انسانیت میں ساحروں، کاہنوں، نجومیوں، جوتشیوں، اور رمل فال وغیرہ والوں کے نام سرفہرست ہیں یہ لوگ فٹ پاتھوں پر بیٹھ کر ہمارے سادہ لوح عوام اور گنوار لوگوں کو پرفریب اطوار سے لوٹنے میں مصروف عمل ہیں۔ سمجھنا چاہئے کہ جو فٹ پاتھ پر بیٹھ کر سارا دن ٹریفک کا دھواں اور اڑنے والی دھول پھانک رہا ہے وہ اپنی قسمت تو بدل نہیں سکا وہ دوسروں کی قسمت کیسے بدلے گا......؟ حیرت کا مقام یہ ہے کہ جاہل اور گنوار ہونے کے باوجود یہ لوگ اپنے نام کے ساتھ "پروفیسر" کا لاحقہ اہتمام سے لگاتے ہیں اور اپنے اس کاروبار کی ایڈورٹائزنگ کیلئے دور دراز کے علاقوں تک دیواروں پر وال چاکنگ کرواتے ہیں اور مزید یہ کہ سڑکوں کے کنارے قد آور بورڈ آویزاں کر کے ان پر جلی حروف میں ملحدانہ، مشرکانہ شہ سرخیوں سے لبریز عبارات لکھ کر نا قابل معافی فعل "شرک" کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور پھر ان لوگوں کا ایک من پسند مشغلہ یہ بھی ہے کہ دوست واحباب میں شکوک وشبہات پیدا کر کے نفرت کے بیج بونا، سکون اور اطمینان سے بستے گھرانوں میں نفرت کے شرارے پھینک کر اس کے مکینوں کو دکھ اور اذیت میں مبتلا کرنا، اور ہر وہ کام کرنا جس سے دوسرے پریشانی اور مصیبت کا شکار ہوں ان خباثتوں کے باوجود بعض جدید ماحول اور تعلیم سے آراستہ لوگ انہیں عقیدت ومحبت کی نظر سے نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ ان کے ہاں انہیں بڑی پذیرائی بھی حاصل ہے۔ جبکہ ایسے لوگوں کو اسلام سے ذرا بھی تعلق اور نسبت نہیں ہے اگر اس گروہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص خود کو مسلمان سمجھتا ہے تو پھر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ..........

بڑا اندھیر ہے کہ اکثر مسلمان یہ سمجھتے ہیں
کہ بداعمال ہوکر بھی مسلمانی نہیں جاتی

نجومیوں وغیرہ نے اکثر یہ لکھوا رکھا ہوتا ہے کہ جو چاہو سو پوچھو، قارئین اگر ان حروف پر ذرا غور کریں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ کیا ایسے لوگوں کو اور ان کے پاس جانے والوں کو اللہ رب العزت کی کچھ ضرورت رہ جاتی ہے تقدیر، خیر وشر اور علم الغیب وغیرہ تو صرف خاصہ خدا ہے مگر یہ لوگ اس کے انکاری ہیں اور ان کے پیرو جاہل لوگ ان کے اس جھوٹے دعوے پر یقین کرتے ہوئے اپنے دامن کو ایمان کی دولت سے خالی کر بیٹھتے ہیں۔ غرض رہزنوں کا یہ گروہ مختلف حیلوں سے مسلمانوں کے ایمان اور جیبوں پر ڈاکہ زنی میں مصروف ہے۔ اور برصغیر کے خطہ ارض پر ساحروں نجومیوں اور کاہنوں وغیرہ کی دکانداریاں بڑے عروج پر ہیں۔ ان کی فیس "باٹا" کے ریٹ کی مانند ہوتی ہے یعنی سوا گیارہ روپے، سوا اکیس روپے، وغیرہ۔ میرے مشاہدے میں جو چیز آئی ہے وہ یہ کہ ان کے پاس اکثر "عشق ومحبت" کے رسیا مرد وزن جاتے ہیں بالخصوص نوجوان لڑکے اور لڑکیاں۔ ہمارے سننے میں کچھ ایسے واقعات آئے کہ جن سے ان "عاملوں" کے وہ خاص "عمل" معلوم ہوئے جو کہ یہ اپنے گاہکوں سے کرتے ہیں۔ چنانچہ عبرت کیلئے ہم صرف ایک واقعہ نقل کئے دیتے ہیں۔ حقیقت پر مبنی یہ سچا واقعہ ہمیں ایک مولانا صاحب نے سنایا تھا جن کے قریبی دوست ایک قاری صاحب جو چند برس قبل فوت ہوئے ہیں فیصل آباد میں رہتے تھے اور جن وغیرہ نکالتے تھے ان کے پاس اکثر مریض آتے۔ ایک روز ایک نوجوان عورت آئی اور کہنے لگی میں جس آدمی سے شادی کرنا چاہتی ہوں میرے گھر والے اس سے نہیں چاہتے اور انہوں نے میری شادی کسی اور سے طے کر دی ہے اور دن بھی مقرر ہو گیا ہے لہٰذا آپ کچھ کیجئے کہ میری شادی میرے آشنا سے ہو جائے۔ قاری صاحب کہنے لگے اس سے پہلے تم کسی کے پاس گئیں تھیں؟ وہ عورت کہنے لگی ہاں ایک نجومی کے پاس گئی تھی اس نے مجھ سے کہا اس کام کیلئے ایک "خاص عمل" کرنا پڑے گا۔ اور "عمل" کے دوران تمہیں (یعنی اس کو عورت) کو اپنا جسم میرے جسم کے ساتھ ملانا ہوگا۔ لہٰذا میں اس پر بھی راضی ہو گئی اور وہ نجومی عامل اس "خاص عمل" کے بہانے مجھ سے مزے لوٹتا رہا اور جس مقصد کیلئے میں نے یہ سب کچھ کیا تھا وہ نہ ہو سکا۔ اس پر حضرت صاحب نے اس عورت کو کہا کہ آپ خوامخواہ اپنی زندگی برباد نہ کریں اور جائیں ہم اس سلسلے میں معذور ہیں یہ اور اس طرح کے بیسیوں واقعات رونما ہوتے ہیں لیکن بہت کم لوگ عبرت حاصل کرتے ہیں۔

بعض دوست روشن خیالی اور وسعت معلومات کا بھرم قائم کرنے کیلئے کہہ دیتے ہیں کہ علم سیکھنا جائز ہے چاہے کوئی علم ہو۔ لہٰذا جادو بھی تو ایک علم ہی ہے۔ اس بارے میں عرض ہے کہ بعض علوم ایسے ہیں جن کے متعلق قرآن وحدیث میں واضح احکامات موجود ہیں کہ ان کا سیکھنا حرام و ناجائز ہے۔ پھر ایسے علوم کہ جن کا سیکھنا آدمی کو کفر کی وادیوں میں پہنچا دے کیونکر سیکھے جائیں۔ جادو، علم نجوم و کہانت، وغیرہ کو ہی لے لیں ان کو سیکھنے اور بروئے کار لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ جادو سے متعلق اللہ تعالیٰ نے

ہاروت وماروت کا قول ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

﴿انما نحن فتنة فلا تکفر﴾

یقیناً ہم فتنہ اور آزمائش کیلئے ہیں تم کفر میں نہ پڑو۔(البقرۃ:۱۰۲)

اور فرمایا:

﴿وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفرو ایعلمون الناس السحر﴾ (ایضا)

سلیمان علیہ السلام نے کفر کی کوئی بات نہیں کی بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا اور وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ ہاروت وماروت کے ذکر ہی میں مذکور ہے کہ:

﴿فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء وزوجه﴾(البقرۃ:۱۰۲)

یہ لوگ ان سے وہ چیزیں (جادو) سیکھتے ہیں جس سے وہ شوہر اور بیویوں میں جدائی ڈالیں۔

اور پھر فرمایا:

﴿ولقد علموا لمن اشتراه ماله فی الاخرة من خلاق﴾ (ایضا)

اور انہیں (یہود) کو خوب معلوم تھا کہ جو کوئی جادو کا خریدار بنا اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

سورہ طہٰ میں فرمایا:

﴿ولا یفلح الساحر حیث اتی﴾ (طہٰ۶۹)

جادوگر جہاں جائے گا فلاح نہیں پائے گا۔

قرآنی آیات کے بعد اب احادیث مصطفیٰ ﷺ بھی ملاحظہ کر لیجئے:

ارشاد فرمایا:﴿اجتنبوا لسبع الموبقات﴾ سات مہلک امور سے اجتناب کرو۔ پھر آپ نے شمار کرتے ہوئے سب سے پہلے ﴿الشرک باللہ﴾ اور پھر ﴿السحر﴾ یعنی جادو کا نام لیا(ہدایۃ المستفید اردو ۲/۷۷۹)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ مہلک امور میں ایک بڑا گناہ جادو کرنا بھی ہے چاہے وہ کسی شکل میں ہو۔

مصنف عبدالرزاق کی حدیث میں فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ

﴿من تعلم شیئا من السحر قلیلا کان او کثیرا کان اخر عهده من الله﴾

جس شخص نے تھوڑا یا زیادہ جادو سیکھا اس کا معاملہ اللہ سے ختم ہوا۔ (ہدایۃ المستفید اردو ۲/۷۷۶)

علم نجوم بھی جادو کی ہی ایک قسم ہے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

﴿من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد مازاد﴾

جو شخص علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھ لیتا ہے گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا جتنا زیادہ سیکھ لے گا اتنا ہی بڑا جادوگر ہوگا۔(ابوداؤد:۳/۲۰۸)

نجومیوں وغیرہ کے پاس جانے اور ان کی باتوں کو سچا جاننے والوں کے متعلق نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿من اتی عرافا فساله عن شیء لم تقبل له صلاة اربعین لیلة﴾

جو کسی عراف (نجومی، کاہن) کے پاس جا کر اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوگی۔(مسلم:۴/۴۰۱)

اور نبی ﷺ کا ہی ایک اور ارشاد گرامی ہے کہ:

میں اپنی امت سے مندرجہ ذیل امور کے بارے میں شدید خطرہ محسوس کرتا ہوں:

۱۔التصدیق بالنجوم، نجوم کی تصدیق کرنا

۲۔قضاؤ قدر کی تکذیب سے

۳۔اور حکام کے ظلم سے

(رواہ عبد بن حمید بحوالہ ہدایۃ المستفید ۲/۸۱۷ اردو ترجمہ)

اور مسند بزار میں بسند جید روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿لیس منا من تطیر او تطیر له او تکهن له او سحر او سحر له﴾

جو شخص فال نکالے یا اس کیلئے فال نکالی جائے یا خود کاہن بنے یا اس کیلئے کوئی دوسرا کہانت کرے، یا خود جادوگر ہو یا اس کیلئے کوئی دوسرا شخص جادو کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اور اسی روایت میں ہے کہ

﴿ومن اتی کاهنا فصدقة بما یقول﴾

اور جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرتے ﴿فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ﴾

تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی(ایضا۸۱۶)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿من اتی کاهنا فصدقة بما یقول﴾ جو کوئی کاہن کے پاس جائے اور جو وہ کہے اسے سچا جانے یا حالت حیض میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے یا اس کی دبر میں اپنی نفسانی خواہشات کا مرتکب ہو:﴿فقد بری مما انزل علی محمد ﷺ﴾ پس وہ اس دین سے بری (بیزار) ہوا جو محمد ﷺ پر اتارا گیا۔(ابوداؤد:۳/۲۰۸)

قرآن وحدیث کے مذکورہ حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص جادو، علم نجوم، کہانت وغیرہ سیکھے اور اس پر عمل کرے اس کا دین محمدی سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا اگر دین محمدی سے نسبت قائم رکھنی ہے تو پھر ان تمام افعال قبیحہ سے دامن بچانا ہوگا۔

قارئین کے ذہن میں یہ سوال بھی ضرور آئے گا کہ اگر ساحر، نجومی اور کاہن وغیرہ جھوٹے ہیں تو پھر ان کی بعض باتیں درست اور سچ ثابت ہوتی ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کے متعلق بھی

وضاحت کر دی جائے چنانچہ مذکورہ سوال نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے عہد مبارک میں بھی ہوا تھا کیونکہ اس دور میں بھی ساحر نجومی اور کاہن وغیرہ بکثرت موجود تھے۔لہٰذا اس وقت زبان رسالت مآب ﷺ سے جو جواب صادر ہوا وہ صحیح بخاری اور مسلم میں موجود ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے کاہنوں یا نجومیوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ﴿لیس بشيء﴾ ان کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہوتا عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ لوگ بعض دفعہ کوئی بات کہتے ہیں ﴿فیکون حقا﴾ تو وہ درست نکل آتی ہے۔(آخر اس کی کیا وجہ ہے؟) تو آپ نے فرمایا:

﴿تلک الکلمة من الحق یخطفها من الجن فیقرها فی اذن ولیه فیخلطون معها مائة کذبة﴾

یہ وہ بات ہوتی ہے کہ جو جن شیطان اچک لیتا ہے۔پھر اس کو اپنے دوست انسان (یعنی کاہن، نجومی) کے کان میں ڈال دیتا ہے۔پس وہ (کاہن) اس ایک بات میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں کو سناتا ہے۔(بخاری:۵/۴۳۷، مسلم:۵/۳۹۹)

کوئی جن کسی کلمہ کو کیسے سن لیتا ہے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے نبی علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ فرشتے جب بادلوں میں اترتے ہیں تب وہ اس امر الٰہی کا باہم تذکرہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں طے پایا ہو۔شیطان چوری چھپے سننے کیلئے کان لگاتا ہے۔اور کسی امر کے بارے میں کچھ سن لیتا ہے وہ اس بات کو کاہنوں تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر وہ کاہن لوگ اس بات کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔(بخاری ۳/۲۹۷ باب بدء الخلق)

یہ بھی ایک اتفاق ہی ہوتا ہے کہ ان نجومیوں کی کوئی بات درست ثابت ہوتی ہے اور کبھی کبھار واقعہ پر فٹ بھی آجاتی ہے۔جبکہ حقیقت اس سے مختلف ہے ایک بات یہ بھی مشہور ہے جس کا اعتراف ایسے لوگوں کے منہ سے سننے میں آتا ہے کہ انہوں نے عمل تسخیر کے ذریعے کسی نہ کسی جن کو مسخر کر رکھا ہے۔جسے یہ لوگ اپنی اصطلاح میں مؤکل کہتے ہیں اور وہ مؤکل، شیاطین فرشتوں کی بعض باتیں چوری کر کے ان کاہنوں کو بتا دیتے ہیں اور کاہن ان باتوں کو عوام میں بیان کر کے اپنی بزرگی کے پل باندھتے ہیں۔اور اکثر جاہل لوگ اس دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ کوئی اولیاء اللہ ہیں جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے اور وہ سب کچھ شیطانوں کا ہی کیا دھرا ہوتا ہے۔اس کی وضاحت قرآن مجید میں بھی موجود ہے کہ:

﴿ویوم یحشرهم جمیعا یامعشر الجن قد استکثرتم من الانس وقال اولیاءهم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض وبلغنا اجلنا الذی اجلت لنا قال النار مثواکم خلدین فیها الا ماشاء الله ان ربک حکیم علیم﴾ (الانعام:۱۲۸)

اور جس دن وہ سب کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اے جنوں تم نے انسانوں سے بہت فائدے حاصل کئے انسانوں میں سے وہ لوگ جو ان جنوں کے دوست ہوں گے کہیں گے اے ہمارے رب ہم ایک دوسرے سے فائدے حاصل کرتے رہے اور آخر اس وقت کو پہنچ گئے ہیں جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا اللہ فرمائے گا کہ اب تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔ہمیشہ اس میں جلتے رہو گے مگر جو اللہ چاہے بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا اور جاننے والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں جن وانس یا ان نجومیوں کاہنوں کی ساری سرگزشت موجود ہے اور ان کا انجام بھی۔لہٰذا ایسے برے انجام سے بچنے کیلئے سحر نجوم کے قبیح افعال سے دوری ہی بہتر ہے۔اور پھر یہ ساحر اور نجومی لوگ تو شرافت و بزرگی کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کے ایمان و دولت عزت پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔چنانچہ ایسے انسان دشمن لٹیروں سے خود بھی بچا جائے اور دوسروں کو بھی ان سے بچنے کی تلقین کی جائے۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔کہ ان کاہنوں اور منجموں کو جو بازاروں میں سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے اور فریب دے کر ان کی جیبیں صاف کرتے ہیں جو شخص روکنے کی طاقت رکھتا ہو روکے، ان پر سخت گرفت کرے اور ان کے پاس آنے والے لوگوں کو منع کرے، اور سمجھائے ان کاہنوں کی چند ایک باتوں کے صحیح ہو جانے سے ان کے جال میں نہ پھنسنا چاہئے۔اور نہ اس فریب میں آنا چاہئے کہ ان کے پاس لوگوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے اور اس سے بھی دھوکا نہ کھانا چاہیے کہ ان کے پاس علم والے لوگ آتے ہیں کیونکہ ان کے پاس اہل علم نہیں بلکہ جاہل لوگ آتے ہیں۔اگر ان کے پاس علم کی دولت ہوتی تو خلاف شریعت امور کا ارتکاب نہ کرتے ان کا حال یہ ہے کہ رات دن محرمات کے ارتکاب میں مبتلا اور مشرکانہ تعویذ گنڈوں میں مصروف رہتے ہیں۔(ہدایۃ المستفید اردو:۲/۸۱۲)

علامہ قرطبیؒ کی مذکورہ باتیں حقائق پر مبنی ہیں۔

ساحر، نجومی اور کاہن وغیرہ واقعی بڑے فتنہ پرور اور تماشہ بین ہوتے ہیں۔دوسروں کو بلکتا سسکتا اور کڑھتا ہوا دیکھنے میں انہیں بڑا سکون ملتا ہے۔یہ لوگ ہر روز جب تک کسی نہ کسی کو کسی طریقے اور رنگ سے کوئی تکلیف واذیت نہ پہنچا لیں ان کو چین نہیں آتا کتنے ہی گھر ان کی شرارت سے فساد کی آگ میں جل کر راکھ ہوئے اور کتنے ہی گھروں کا امن و سکون ان کے شرکیہ اور جادو بھرے تعویذوں سے غارت ہو کر فساد کا اکھاڑا بنا۔ان کے پاس آنے والی کتنی ہی عورتیں ان کے ہاتھوں بے آبرو ہوئیں۔عورتوں کے ساتھ ان کے مخلوط رویے نے کیا کچھ گل نہیں کھلائے۔غرض انسانیت کے دشمن ان لوگوں سے دامن بچانا ضروری ہے۔اگر کوئی شخص ان دشمنان خدا اور رسول اللہ ﷺ کو سچا سمجھتا ہے تو وہ ایک کڑی آزمائش اور فتنہ میں مبتلا ہے جبکہ ہم تو خیرخواہی سے اسے فقط یہی مشورہ دیں گے کہ:

دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں یہاں رہزن بھی پھرتے ہیں